© rasailojaraid.com

کے اندر طغیانی، سرکشی، اپنی حد سے تجاوز اور دوسروں پر زیادتی پائی جاتی ہے، تو وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کی مخالفت کی جائے۔ مگر نیت یہ ہونی چاہیے کہ انسان پر سے انسان کی حاکمیت کو ہٹایا جائے اور اللہ کی حاکمیت قائم کی جائے۔ یہ مقصد ہو گا تو وہ جہاد ہو گا۔ اسلام کے نقطہ نظر سے انسان ہر ایک سے آزاد ہو، مگر اسے خدا کا غلام ضرور ہونا چاہیے۔ انسان اگر خدا کی غلامی سے بھی آزاد ہو جائے تو پھر کسی آزادی کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ (س۔ ا۔ م)

کشمیر کی جنگ آزادی کو کس حد تک جہاد کہا جا سکتا ہے؟

پوری طرح! اس کے جہاد ہونے میں کوئی کسر نہیں ہے۔ بس یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ لڑائی میں نیت کیا ہے؟ اگر کفر کے تسلط سے آزاد ہو کر مسلمانوں کی زندگی بسر کرنے کی نیت ہو تو بلاشبہ یہ جہاد ہے۔ لیکن اگر کوئی اور نیت ہو تو پھر یہ جہاد نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ یہ دیکھتا ہے کہ آیا یہ میری راہ میں مجاہد ہیں یا کسی اور کی راہ میں۔ (س۔ ا۔ م)

مسئلہ دوسری شادی کا

ایک ضروری اور ایک اہم سوال کرنا ہے۔ میں یہ مانتی ہوں کہ دوسری شادی مرد کے لیے حلال ہے، لیکن میں معلوم کرنا چاہتی ہوں:

۱۔ کیا ایسا بھی کوئی مسئلہ ہے کہ یہ ضروری ہے۔ کیا یہ جائز ہے کہ بغیر کسی مقصد کے مرد محض شوق کی وجہ سے دو یا زائد شادیاں کریں۔

۲۔ اگر ایک بیوی ایسے مرض میں مبتلا ہے کہ وہ گھریلو اور ازدواجی تمام معاملات میں شوہر کی ضروریات تو پورا کر سکتی ہے، لیکن وہ زیادہ بچے پیدا نہیں کر سکتی، دوسری شادی کرنے سے اس جوڑے کی محبت اور بہترین ازدواجی زندگی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی، اور دوسری شادی کی پریشانی سے بیوی کی بیماری میں اضافہ یقینی ہے، تو ایسے حالات میں شادی کرنا بہتر ہے یا نہ کرنا۔

۳۔ امہات المومنین یا صحابیات میں سے کسی کی کوئی مثال موجود ہے کہ انھوں نے خود اپنے شوہر کی اس کی خواہش یا ضرورت پر شادی کروائی ہو۔

۴۔ اگر ایک بیوی نسل بڑھانے کے لیے، یا شوہر کی خواہش پوری کرنے کے لیے، اس کی دوسری شادی کروائے تو اس کے لیے کیا اجر ہے۔

۵۔ نکاح کا مقاصد، نسل بڑھانا ہو، دینی مصلحت ہو، یا شوق یا کچھ اور، جس کے لیے دوسری شادی کی جائے، اس کے فائدے اور نقصانات کیا ہوں گے، جبکہ میاں بیوی کا تعلق مثالی ہے۔

۶۔ اگر اسلام نے دوسری شادی کے حلال ہونے کے بعد اس کو مستحسن بھی کہا ہے، تو پھر ہمارے معاشرہ میں اس کو اتنا برا کیوں سمجھا جاتا ہے اور خواتین اس کے لیے کیوں تیار نہیں ہوتیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۷۔رسول ؐ نے امہات المومنین کو الگ الگ گھر دیے تھے 'یا ایک گھر میں سب رہتی تھیں۔

۸۔اگر ایک تحریکی خاتون خود' شوہر کی خواہش یا اس کی کچھ ضرورت کی بنا' پر اس کی دوسری شادی کروائے تو اس کا تحریک کو کیا فائدہ ملے گا۔یہ بیوی کا خود اپنے آپ کو تو آزمائش میں ڈالنا نہیں ہو گا۔کیا اس میں دینی مصلحت ہو سکتی ہے 'جبکہ بیوی خوف خدا اور خوف آخرت رکھنے والی ہے اور صرف اللہ کی رضا اسے مطلوب ہے۔

۹۔اگر بیوی اپنے شوہر کی دوسری شادی کی مخالفت کرے تو شریعت کیا کہتی ہے؟

۱۔قرآن نے مرد کو ایک سے زائد شادیاں کرنے کی صرف اجازت دی ہے 'ہدایت نہیں کی ہے نہ حکم دیا ہے۔اس لیے دوسری شادی کرنا نہ ضروری ہے نہ فرض 'صرف مباح ہے۔

دوسری شادی کرنے کا فیصلہ کرنے کا اختیار مرد کو دیا گیا ہے 'اور اس اختیار کو صرف عدل کی شرط کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔یعنی وہ بیویوں کے درمیان سارے معاملات میں مکمل عدل کرے۔ عدل کرنے پر قادر نہ ہو تو ایک بیوی پر اکتفا کرے۔اس کے علاوہ کوئی دوسری شرط عائد نہیں کی گئی ہے کہ اس کی غرض کیا ہو' مقصد کیا ہو' اس کو ضرورت ہے یا نہیں 'وغیرہ وغیرہ۔کیونکہ پھر عدالت اور پنچایت اور فریق ثانی کی دخل اندازی ضروری ہو جاتی اور بے پناہ مفاسد کا دروازہ کھلتا جاتا۔خصوصاً خانگی زندگی میں یہ مفاسد بہت خرابی کا سبب بنتے۔مرد کو اختیار دینے سے بھی مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں' لیکن ان کا امکان کم ہے 'اور ان کا مداوا آسان۔

۲۔دوسری شادی کرنے سے اگر ازدواجی زندگی اور باہمی محبت متاثر ہوتی ہے' جو دونوں کو عزیز ہے' تو یہ شوہر کے دل کا کام ہے' اس کی محبت ہے' یا بیوی کی محبت کا زور ہے' کہ وہ اس کو دوسری شادی سے باز رکھے۔اس سلسلہ میں قانون کی مداخلت کی گنجایش نہیں۔

بعض دفعہ بچے پیدا نہ ہونے کا سبب مرد میں ہوتا ہے' اس لیے بچوں کے لیے ازدواجی زندگی بگاڑنے سے پہلے طبی تحقیق بھی کر لینا چاہیے۔دوسرے یہ کہ اس کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ دوسری بیوی سے لازماً بچے پیدا ہوں گے' یا صحت مند اور صالح ہوں گے' یا زندہ رہیں گے۔اس لیے' الا یہ کہ کوئی شدید معاشرتی ضرورت ہو' میری رائے میں مرد کو پیار و محبت کا ازدواجی تعلق نہ بگاڑنا چاہیے' اور اولاد کے بارے میں سورۃ الشوریٰ کی یہ آیت سامنے رکھنا چاہیے: "اللہ جس کو چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے' جس کو چاہتا ہے لڑکے' یا دونوں' اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے"۔

۳۔عرب معاشرہ میں دوسری شادی کا عام رواج تھا' اسی لیے اعتراض عموماً نہ ہوتا ہو گا۔اسی لیے پہلی بیوی کے شادی کروانے کا سوال ہی پیدا نہ ہو گا۔میرے علم میں ایسی کوئی مثال نہیں۔

۴۔صبر اور قربانی کا اجر اللہ کے پاس ہوتا ہے' وہ جتنا چاہے دے۔بہرحال بیوی کو یہ قربانی دیتے ہوئے اپنی استطاعت اور زندگی کے بارے میں غور کر لینا چاہیے۔اگر اس کی زندگی میں زیادہ بگاڑ پیدا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوا، وہ حسد اور غیبت جیسی برائیوں میں مبتلا ہوئی، تو وبال، اجر سے زیادہ ہو سکتا ہے۔

۵- اگر میاں بیوی کا تعلق مثالی ہو تو شوہر صرف اپنے شوق پورا کرنے یا نسل بڑھانے کے لیے اس تعلق کو کیوں خراب کرنا چاہے گا!

۶- دوسری شادی کی صرف اجازت دی گئی ہے، اس کے مستحسن ہونے کی کوئی دلیل میرے علم میں نہیں۔ ہاں، مودت، رحمت اور سکینت کے ازدواجی تعلقات شریعت میں عین مطلوب ہیں۔

کوئی انسان بھی اپنی محبت اور اپنی مملکت میں شریک و سہیم اور حریف کو برداشت نہیں کرتا۔ عورت کی تو ایک ہی مملکت اور محبت ہوتی ہے: شوہر کا دل اور اس کا گھر۔ چنانچہ یہ بالکل فطری ہے کہ وہ دوسری بیوی کو برداشت نہ کرے۔ ہمارے معاشرے ہی میں نہیں، ہر معاشرے میں۔ ہاں، جہاں معاشرتی رواج بن گیا ہے وہاں فطرت اس کی عادی ہو جاتی ہے۔

۷- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات المومنین کو الگ الگ گھر دیے تھے۔ شرعاً ہر بیوی کا یہ حق ہے کہ اسے الگ رہائش دی جائے جہاں وہ تنہا مختار ہو۔

۸- دوسری شادی کرانے کے لیے بیوی کو آمادہ کرنا، اور اس کے لیے تحریکی اور دینی مصلحت کو بنیاد بنانا، ایک بے بنیاد سی بات ہے۔ الا یہ کہ تحریکی منفعت بالکل اظہر من الشمس ہو، قائل کرنے کی بھی ضرورت نہ پڑے۔ آزمائش میں ڈالنے کے سلسلہ میں شق ۴ پر غور کر لیں۔

۹- بیوی دوسری شادی کی مخالفت کر سکتی ہے۔ لیکن نرمی، محبت اور حکمت کے ساتھ کرے۔ اگر شوہر نہ مانے اور دوسری شادی کر لے تو اپنے حقوق کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اگر گزر ناممکن ہو، اور اچھی ازدواجی زندگی ممکن نہ ہو، تو خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے لیے کوئی راستہ نہیں۔ اس کے علاوہ کوئی قانونی راستہ ہوتا تو پھر مرد آشنائیاں کرتے پھرتے، جو یورپ میں عام ہے۔

جہاں تک آپ کا تعلق ہے، تو آپ کے حالات تفصیل سے جانے بغیر صائب مشورہ دینا مشکل ہے۔ اگر آپس کا تعلق بہترین ہے، آپ اتنی بیمار نہیں، بچے بھی ہیں لیکن کم، تو شوہر کس لیے شادی کرنے کے خواہاں ہیں۔ آپ کے حالات میں بہتر یہی لگتا ہے کہ آپ محبت کے زور پر انھیں باز رکھنے کی کوشش کریں۔ کامیاب نہ ہوں تو حالات سے سمجھوتہ کر لیں۔ الگ گھر کی کوشش کریں۔ پھر بھی حالات بگڑیں تو آپ کی زندگی، آپ کی اپنی ہے اس کی فلاح کے لیے آپ اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ زندگی خراب نہ کریں۔ مگر سوکن کی خرابی سے بچنے کے لیے زیادہ بڑی خرابی میں بھی نہ پڑ جائیں۔ جو کچھ کریں خوب سوچ سمجھ کر، نتائج و عواقب کا پورا اندازہ کر کے کریں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

© rasailojaraid.com

(خرم مراد)